بچے کا نام نظیر رکھنا کیسا ہے؟

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2983

تاریخ اجراء: 15 صفر المظفر 1446ھ / 21 اگست 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

بچے کا نام نظیر رکھنا کیسا ہے؟ جس لڑکے کا نام نظیر ہو اور وہ بہت ضدی ہو تو کیا اس کا نام تبدیل کرنا ہو گا؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نظیر کے معانی یہ ہیں: "مثل، مانند، نمونہ، مثال وغیرہ،" ان معانی کے لحاظ سے بچے کا نام نظیر رکھنا جائز ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ اولاً بیٹے کا نام صرف "محمد" رکھیں، کیونکہ حدیث پاک میں "محمد" نام رکھنے کی فضیلت اور ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ فضیلت تنہا نام محمد رکھنے کی ہے، پھر پکارنے کے لیے لڑکے کا نام انبیائے کرام عَلَیۡھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام و تابعین عظام اور بزرگانِ دین رِضۡوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن نیک لوگوں کے ناموں میں سے کوئی نام رکھ لیجیے کہ حدیث پاک میں اچھوں کے نام پر نام رکھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

اور شرعی اعتبار سے جو نام درست ہیں، ان میں سے کسی نام کے متعلق یہ تصور کرنا کہ یہ نام بھاری ہے، جس کی وجہ سے بچہ زیادہ بیمار رہتا ہے یا بہت تنگ کرتا اور ضدی ہے، تو یہ تصور درست نہیں ہے اور نہ اس وجہ سے اس نام کو بدلنا چاہیے۔ ہاں! جو نام شرعاً بُرا ہو، اسے بدل دینا چاہیے۔

المنجد میں ہے "النظیر: مثل و مانند۔" (المنجد، ص 913، خزینہ علم و ادب، لاہور)

فیروز اللغات میں ہے "نظیر: مانند، مثل، نمونہ، مثال، تمثیل۔" (فیروز اللغات، ص 1433، فیروز سنز، لاہور)

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے بدفالی لینے والوں سے اپنی بیزاری کا اِظہار ان الفاظ میں فرمایا: "لیس منا من تطیر ولا تطیر له" یعنی جس نے بدشگونی لی اور جس کے لیے بدشگونی لی گئی وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں ہے)۔ (المعجم الکبیر، رقم الحدیث 355، ج 18، ص 162، مطبوعہ قاھرۃ)

بہار شریعت میں ہے "جو نام برے ہوں ان کو بدل کر اچھا نام رکھنا چاہیے۔ حدیث میں ہے، کہ "قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے نام اچھے رکھو۔" حضور اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے برے ناموں کو بدل دیا۔ ایک شخص کا نام اصرم تھا اس کو بدل کر زرعہ رکھا۔ اور عاصیہ نام کو بدل کر جمیلہ رکھا۔ یسار، رباح، افلح، برکت نام رکھنے سے بھی منع فرمایا۔" (بہار شریعت، ج03، حصہ16، ص603، مکتبۃ المدینہ)

محمد نام رکھنے کی فضیلت:

کنز العمال میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "من ولد له مولود ذكر فسماه محمدا حبالي وتبركا باسمي كان هو ومولوده في الجنة" ترجمہ: جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔ (کنز العمال، ج16، ص422، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

رد المحتار میں مذکورہ حدیث کے تحت ہے "قال السيوطي: هذا أمثل حديث ورد في هذا الباب وإسناده حسن" ترجمہ: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: جتنی بھی احادیث اس باب میں وارد ہوئیں، یہ حدیث ان سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج6، ص417، دار الفکر، بیروت)

الفردوس بماثور الخطاب میں ہے: "تسموا بخيار كم" ترجمہ: اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (الفردوس بماثور الخطاب، جلد2، صفحہ58، حدیث 2329، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

نوٹ: ناموں کے بارے میں تفصیلی معلومات اور بچوں اور بچیوں کے اسلامی نام حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ کتاب "نام رکھنے کے احکام" کا مطالعہ کیجئے۔ نیچے دیئے گئے لنک سے آپ اس کتاب کو ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

https://www.dawateislami.net/bookslibrary/ur/naam-rakhnay-kay-ahkam

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم